۲۔ ولایت نکاح

امام احمدؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک عورت اگرچہ بالغ ہو، اپنا نکاح خود منعقد نہیں کر سکتی بلکہ اس کا قریب ترین رشتہ دار اس کی جانب سے عقد کرے گا۔ اور یہ موجود قریب ترین رشتہ دار اس کا ولی کہلائے گا۔

امام شافعیؒ کی دلیل حضرت عائشہؓ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ آپ نے فرمایا:

"جو عورت بغیر ولی نکاح کرے اس کا نکاح باطل ہے، باطل ہے، باطل ہے۔"

اگر ایسے نکاح کے بعد شوہر قربت کر چکا ہو تو مہر دینا ہے۔ اور اختلاف کی صورت میں سلطان اس کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عاقل بالغ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے، البتہ ولی کا اس کا نکاح کرنا مستحب ہے۔

۱۔۲۔ ولایت کی قسمیں

ولایت کی دو قسمیں ہیں:

ولایت اختیار

ولایت اجبار

ولایت اختیار عاقل بالغ لڑکی پر ولی کا اختیار ہے جس کی امام شافعیؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک صورت یہ ہے کہ ولی کی اجازت کے بغیر عاقل بالغ لڑکی کا نکاح بھی صحیح نہیں ہے، بلکہ باطل ہے۔ امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ولایت مستحب کے درجے میں ہے ولایت اختیار کا ہونا پسندیدہ ہے۔ لیکن اگر کوئی بالغ لڑکی از خود نکاح کرے تو درست ہے اور نکاح ہو جائے گا۔ خواہ وہ باکرہ (کنواری) ہو یا ثیبہ (شوہر دیدہ) اور اس کے عصبہ ولی کو اس پہ اعتراض کا حق نہیں ہوگا سوائے اس کے کہ اگر بالغ لڑکی اپنا نکاح غیر کفو میں بغیر ولی کی رضا مندی کے کرے تو امام ابو حنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ سے یہ قول مروی ہے اور فتویٰ بھی اسی پر ہے کہ اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ولی کو اعتراض کا حق حاصل ہوگا وہ عدالت سے تفریق کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ البتہ اگر اس شوہر سے بچہ ہو گیا ہو یا حمل ظاہر ہو گیا ہو تب تفریق کا مطالبہ نہیں کر سکتا کیونکہ اب بچے کے حقوق کا تحفظ مقدم ہو گیا ہے۔

Scanned with CamScanner

اگر عورت نے نکاح کفو میں کیا ہو لیکن مہر اگر مہر مثل سے کم ہو تو ولی "مہر مثل" کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ اگر شوہر قبول کرے تو درست ورنہ ولی کو عدالت میں مرافعہ کا حق حاصل ہوگا۔

اگر ولی عصبہ موجود نہ ہو تو کسی کو اعتراض کا حق نہیں ہے خواہ اس نے غیر کفو میں نکاح کیا ہو یا مہر مثل نہ ہو۔ اس لئے کہ اس صورت میں بالغ لڑکی کو اپنے نکاح کا مکمل اختیار حاصل ہے۔

اس مسئلے میں حنفی فقہا کی دلیل قرآن کی یہ آیات ہیں:

" فَإِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِنْ بَعْدُ حَتَّىٰ تَنْكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ "

(البقرہ : ۲۳۰)

ترجمہ : پھر اگر شوہر (دو طلاقوں کے بعد تیسری) طلاق عورت کو دے دے، تو اس کے بعد جب تک عورت کسی دوسرے شوہر سے نکاح نہ کرے، اس (پہلے شوہر) پر حلال نہ ہوگی۔

" وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ " (البقرہ : ۲۳۱)

ترجمہ : اور جب تم عورتوں کو طلاق دے چکو اور ان کی عدت پوری ہو جائے تو ان کو دوسرے شوہروں کے ساتھ جب وہ آپس میں جائز طور پر راضی ہو جائیں نکاح کرنے سے مت روکو۔

ولایت اجبار کا مطلب یہ ہے کہ ولی اپنے زیر ولایت افراد کا نکاح اس کی اجازت اور مرضی کے بغیر کر دے۔ چنانچہ ولی نابالغ لڑکے اور لڑکی اور مجنون وغیرہ کا نکاح بغیر ان کی رضامندی کے کر سکتا ہے۔

۲-۲-حق ولایت

نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کر دینے کا اختیار علی الترتیب حسب ذیل اشخاص کو حاصل ہوگا:

۱۔ باپ

۲۔ دادا (خواہ کتنی ہی اگلی پشت کا ہو۔)

۳۔ سگا بھائی

۴۔ علاتی بھائی (جو صرف باپ کی طرف سے بھائی ہو اور مائیں الگ الگ ہوں۔)

۵۔ سگا بھتیجا

۶۔ علاتی بھتیجا

۷۔ سگا چچا

Scanned with CamScanner

۸۔ علاتی چچا

۹۔ سگے چچا زاد بھائی

۱۰۔ علاتی چچا زاد بھائی اور اسی طرح دوسرے عصبات (پدری رشتہ داران) بہ ترتیب وراثت۔

۱۱۔ ماں

۱۲۔ بیٹے کی بیٹی

۱۳۔ بیٹی کی بیٹی

۱۴۔ پوتے کی بیٹی

۱۵۔ بیٹی کی نواسی

۱۶۔ سگی بہن

۱۷۔ سوتیلا بھائی

۱۸۔ سوتیلی بہن

۱۹۔ دیگر ذوی الارحام (مادری رشتہ داران) بہ ترتیب وراثت۔

۲۰۔ حاکم وقت یا قاضی

حنفی فقہائے کے نزدیک اصلاً ولی وہ شخص ہو سکتا ہے جو عصبہ بنفسہ ہو۔ یعنی مولی علیہ جس پر ولایت حاصل ہے کا کسی عورت کے واسطے کے بغیر رشتہ دار ہو۔ البتہ جب کوئی عصبہ موجود نہ رہے تو ذوی الارحام (ماں کی طرف سے رشتہ داران) کو نابالغ لڑکے یا لڑکی کو نکاح میں دینے کا حق حاصل ہے۔ اور جب کوئی رشتہ دار موجود نہ ہو تو قاضی دوسرے اولیاء کی طرح نابالغ کا نکاح کر سکتا ہے بشرطیکہ اس کے پروانہ تقرری میں اس اختیار کا ذکر موجود ہو، ورنہ حق ولایت حاکم وقت کو حاصل ہوگا۔

حنفی مکتبِ فکر کے نزدیک علاوہ امام ابو یوسفؒ کے یہ مسئلہ متفقہ ہے کہ باپ اور دادا کے علاوہ اگر کسی دوسرے ولی نے نابالغ لڑکے یا لڑکی کا نکاح کیا ہو تو وہ (نابالغ یا نابالغہ) بالغ ہونے پر خیار بلوغ کا حق استعمال کرکے اس نکاح کو جو ان کے ولی نے بیرزانہ تا بالغیت کیا ہو، رد کر سکتے ہیں۔

حنفیہ مکتبِ فکر میں اگرچہ تمام ائمہ کا اس امر میں بالکل اتفاق ہے کہ باپ اور دادا کے کئے ہوئے نکاح میں خیار بلوغ بطور مجرد حق کے استعمال نہیں کیا جا سکتا، لیکن امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک جب کہ نامناسب مہر پر نکاح کر دیا گیا ہو یا جب کہ نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کر دیا گیا ہو تو لڑکی بالغ ہونے پر خیار بلوغ کا حق استعمال کر سکتی ہے باوجودیکہ اس کا نکاح باپ یا دادا نے کیا ہو۔ لیکن امام ابو حنیفہؒ ایسے نکاح کو عدم کفاءت یا قلت مہر کی بنا پر فسخ کرنے کے لیے خیار بلوغ کے استعمال کے مخالف ہیں

Scanned with CamScanner